كُنتُ أَوَّلَ النَّبِيِّينَ فِي الْخَلْقِ وَآخِرَهُمْ فِي الْبَعْثِ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائشی نبوت کے قائلین سے علامہ محمد اشرف سلوی کے
29 سوالات کے جوابات پر مشتمل
تجلیاتِ علمی
فی ردّ نظریاتِ سلوی
حصہ دوم
مفتی محمود حسین شائق ہاشمی
امیر جماعت اہلسنت انٹرنیشنل
ناشر
مکتبہ مخدومیہ
(دربار شریف) سوکیں حافظاں نزد دیول
تحصیل گوجرخان ضلع راولپنڈی

كُنْتُ أَوَّلَ النَّبِيِّينَ فِي الْخَلْقِ وَآخِرَهُمْ فِي الْبَعْثِ (الطبرانی)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائشی نبوت کے قائلین سے علامہ محمد اشرف سلوی کے

29 سوالات کے جوابات

پر مشتمل

تجلیات علمی فی رد نظریات سلوی

جلد دوم

مفتی محمود حسین شائق ہاشمی

امیر جماعت اہلسنت انٹرنیشنل

ناشر مکتبہ مخدومیہ (دربار شریف) سوئیں حافظاں نزد بیول تحصیل گوجر خان ضلع راولپنڈی

0300-9120291

نام کتاب.................. تجلیات علمی فی رد تحقیقات سلوی حصہ دوم

تصنیف: .... مفتی محمود حسین شائق ہاشمی

اشاعت 2012ء

تعداد.................. 1100

قیمت.................. -/100 روپے

مطبع.................. مکتبہ مخدومیہ (دربار شریف) سوئیں حافظاں تحصیل گوجر خان ضلع راولپنڈی

☆☆☆☆☆

ملنے کے پتے

(۱) جامعہ مخدومیہ۔ (دربار شریف سوئیں حافظاں) نزد بیول تحصیل گوجر خان ضلع راولپنڈی۔

0300-9120291

(۲) جامعہ اسلامیہ سلطانیہ۔ مرکزی جامع مسجد منگلا کالونی واپڈا۔

0300-5160237

(۳) شاہد برادرز۔ برال منگلا کینٹ۔ 0344-5820132, 0544-639024

(۴) جامعہ قادریہ۔ نزد پیپسی کولا سمندری روڈ فیصل آباد۔ 0300-7614891

(۵) قریشی ہاؤس۔ ماڈل ٹاؤن لاہور۔ 0300-4186575

(۶) محمد وسیم اکرم نقشبندی بریلوی، گوجر خان 0301-5738038

Butt

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

علامہ محمد اشرف سلوی نے رسول اکرم، شفیع، معظم حضرت محمد مصطفٰی صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائشی نبوت کا انکار کر کے ایک نئے فتنہ کا باب کھولا۔ علمائے اہلسنت نے فتنہ کے سد باب کیلئے تمام ممکنہ ذرائع استعمال کئے۔ حتی کہ پشاور کے ایک مولانا کو اس سلسلہ میں فریقین نے زبانی، تحریری طور پر ثالث تسلیم کیا۔ پشاوری ثالث نے علامہ سلوی کے موقف کو موہم توہینِ رسالت قرار دے کر فیصلہ دیا

''کہ علامہ سلوی اپنی کتاب کو سمندر میں ڈبو دیں''۔

علامہ سلوی نے ان کے فیصلہ کو ''ہیرا پھیری'' قرار دے کر فتنہ کا دوبارہ دروازہ کھول دیا۔ اب کئی لوگ اس فتنہ کا شکار ہو چکے ہیں۔ علامہ سلوی، سیال شریف سے سرگودھا اور سرگودھا سے اپنے آبائی گاؤں ''سلانوالی'' واپس تشریف لا چکے ہیں لہذا اب آپ کو سیالوی یا سرگودھوی کہنا ٹھیک نہیں اب آپ خالص سلوی (silvi) ہیں۔

آپ نے سلانوالی سے 31 صفحاتی ایک رسالہ حال ہی میں شائع کیا ہے اس رسالہ کا عنوان ہے

''نبوت مصطفٰی صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق ابوالحسنات محمد اشرف سیالوی (سلوی) کا نظریہ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پیدائش ہی سے بالفعل نبی ماننے والوں سے چند سوالات؟

8 صفحات تک علامہ سلوی نے اپنی رسوائے زمانہ، سراپا فتنہ کتاب ''تحقیقات'' سے من و عن عبارات نقل کی ہیں اور اس کے بعد فخریہ انداز میں بالفعل پیدائشی نبوت تسلیم کرنے

Butt

والوں سے 29 سوالات کئے ہیں۔ بندہ بفضل خدا و بکرم مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم ان سوالات کے جوابات پیش کرتا ہے اسے "تجلیات علمی فی رد تحقیقات سلوی" کا دوسرا حصہ تصور کیا جائے۔

اِنْ اُرِیْدُ اِلَّا الْاِصْلَاحَ مَا اسْتَطَعْتُ
وَمَا تَوْفِیْقِیْ اِلَّا بِاللّٰهِ عَلَیْهِ تَوَکَّلْتُ وَاِلَیْهِ اُنِیْبُ

تحفظ ناموس رسالت کا ادنیٰ خادم
مفتی محمود حسین شائق ہاشمی
امیر جماعت اہلسنت انٹرنیشنل

اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ اعلان فرض یا واجب تھا تو ترک کی صورت میں عصیان لازم آ گیا اور عصمت ختم ہو گئی (نعوذ باللہ)

اور اگر مستحب یا مباح تھا تو بھی خلق خدا کی راہنمائی اور ان کی اخروی بھلائی کی وجہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اخلاقی طور پر ضرور بالضرور اعلان نبوت اور احکام رسالت کا اظہار کرنا چاہیے تھا۔

الجواب بعون اللہ جل جلالہ و بکرم رسول اللہ ﷺ:۔

اعلان توحید کا آپ پر ابتداً وجوب تھا اور وجوب ادا کیلئے مخصوص انداز اور مخصوص وقت مقرر تھا۔

اعلان توحید اور اعلان رسالت آپ پر فرض تھا مگر علم خدا میں اور علم مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں بذریعہ القاء اعلان کے لئے وقت مقرر تھا۔ نفس وجوب اور وجوب ادا میں فرق تمام اصول فقہ کی کتب، نور الانوار، حسامی، مسلم الثبوت، توضیح تلویح میں واضح طور پر بیان کیا گیا ہے۔ نماز کا وقت داخل ہوتے ہی وجوب ہو جاتا ہے۔ وجوبِ ادا بعد ازاں لازم ہوتا ہے۔ لہذا عصیاں لازم نہ آیا اور عصمت بھی قائم رہی۔

جواب ھذا میں بھی علامہ سلوی کی شق اول کو اختیار کیا گیا ہے۔ اور لازم سے تحفظ بھی حاصل کر لیا گیا ہے۔

سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے لئے 3 دن کی عمر میں اعلان نبوت اس لئے لازم ہو گیا تھا تا کہ والدہ کی عزت اور اپنے جوہر ذات کی طہارت کا تحفظ کریں۔ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام جیسے حالات پیدا نہ ہوئے۔ لہذا آپ کے لئے اعلان فرض،

600سو سال، 500 سو سال، 569سو سال، 560سو سال، 440 سو سال ،430سو سال اور 569والا سال آپ ﷺ کی ولادت باسعادت کا سال ہے۔لہذا اس مدت کو زیادہ صحیح قرار دیا گیا ہے۔

سوال نمبر 6۔ کیا عالم بالا والی نبوت اس عالم آب وگل میں مؤثر تھی؟ اگر مؤثر تھی تو دوسرے انبیاء کرام علیہم السلام کے ادعائے نبوت کا کیا جواز تھا؟ کیا ان کو برحق نبی اور حقیقی نبی مانا جائے یا نعوذ باللہ ناحق مدعی یا مجازی نبی تسلیم کیا جائے؟

اگر وہ مؤثر تھی یعنی آپ عالم اجسام کے لئے بالفعل نبی تھے اور بایں ہمہ ایک لاکھ چوبیس ہزار یا کم و بیش انبیاء کرام و رسل علیہم السلام تشریف لا سکتے ہیں اور دعوائے نبوت و رسالت بھی کر سکتے ہیں تو کیا مرزا قادیانی جیسے کذابوں کے لئے یہ کہنا روا نہیں ہوگا کہ اتنی تعداد میں انبیاء کرام کی آمد اگر ختم نبوت کے منافی نہیں تو صرف میری نبوت کیوں ختم نبوت کے منافی ہے؟ اور کیا قاسم نانوتوی والے قول کی قوی اور مضبوط بنیاد فراہم نہیں ہو جائے گی جبکہ اس کو کفر قرار دیا گیا ہے۔

الجواب بعون اللہ جل جلالہ وبکرم رسول اللہ ﷺ:۔

ہمارے آقا ﷺ نبی مطلق رسول حقیقی ہیں دیگر انبیاء آپ کے نائب ہیں آپ کے ظہور کے بعد آپ کی پہلی نبوت مؤثرہ ہے انبیاء کی شریعتیں منسوخ ہو گئیں ہیں۔

علامہ سلوی کے اس سوال کا جواب علامہ سید محمود الوسی بغدادی نے تحت آیت واذ اخذ اللہ میثاق النبیین یوں دیا ہے

"ومن هنا ذهب العارفون إلى أنه صلى الله تعالى عليه وسلم هو النبي المطلق والرسول الحقيقي والمشرع الاستقلالي، وأن من سواه من الأنبياء عليهم الصلاة والسلام في حكم التبعية له صلّى الله عليه وسلم"

نبی مطلق، رسول حقیقی، شارع مستقل صرف آپ ﷺ ہیں۔ آپ کے سوا دیگر آپ کے تابع کے حکم میں ہیں۔

اور واضح ہے کہ تابع، تابع ہونے کی حیثیت میں متبوع کے بغیر نہیں پایا جا سکتا

وهذا صريح ان نبوته ظهرت فى الوجود العينى قبل نبوة آدم وغيره وان الملائكة لم تعرف نبيا قبله وانه النبى المطلق وسآئر الانبياء عليهم السلام خلفائه ونوابه والشرائع شريعته ظهرت على لسان كل نبى بقدر استعداده اهل زمانه فهو ابو الانبياء وآخرهم

(جواهر البحار يوسف نبهاني)

خلاصہ یہ کہ آپ کی نبوت عالم خارج میں مؤثرہ شروع سے چلی آرہی ہے اور تمام انبیاء آپ ﷺ کی نیابت میں کام کرتے رہے۔ ان کی شریعتیں درحقیقت آقا کریم ﷺ کی ہی شریعت ہیں جنہوں نے مخصوص وقت میں رائج ہونا تھا اور ہر نبی کی زبان پر اس شریعت کا اہل زمانہ کی استعداد کے مطابق اجراء ہوا پس آپ ابوالانبیاء ہیں اور ان میں سے آخری ہیں۔

شیخ محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد بھی ملاحظہ ہو جسے علامہ نبہانی نے جواہر البحار جلد 3 صفحہ 359 میں نقل فرمایا

يقول العارف بالله محى الدين بن عربى وكيف لا وهو رسول الرسل

الداعين الخلق الى الله تعالىٰ القائمين بالنيابة عنه بتبليغ الاحكام التى شرعها الله تعالى لهم

آپ ﷺ رسولوں کے رسول ہیں جو مخلوق کو اللہ کی طرف دعوت دیتے رہے اور آپ کے نائب ہو کر احکام کی تبلیغ کرتے رہے۔

شیخ اکبر مزید فرماتے ہیں جس کا خلاصہ اور مفہوم یہ ہے ہر نبی اپنی امت کے لئے حاجب (واسطہ) ہوتا ہے اور رسول کریم ﷺ جملہ انبیاء کے لئے حاجب (واسطہ) ہیں۔ لہذا انبیاء کرام کا عالم خارج میں وجود اس بات کی بین دلیل ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی نبوت عالم خارج میں پہلے سے موجود ہے۔ اسی لئے خداوند عالم نے آپ ﷺ کو سورۃ الاحزاب آیت نمبر 46 میں "وسراجا منیرا" کا لقب عطا فرمایا۔ آپ ﷺ کو سراج منیر کہنے میں تشبیہ بلیغ ہے۔ آفتاب پردہ خفا میں ہوتا ہے تو ستاروں اور چاند کی روشنی میں عالم مستفیض ہو رہا ہوتا ہے۔ مگر جب آفتاب خود ظاہر ہو جاتا ہے تو ستارے اور چاند پردہ خفا میں چلے جاتے ہیں۔

انبیاء کرام کی نبوت و رسالت کے ستارے چمکتے رہے مگر روشنی پیارے مصطفیٰ ﷺ سے ہی حاصل کرتے رہے۔ انبیاء کرام کی نبوتیں، نبوت مصطفیٰ ﷺ کی دلیل ہیں بلکہ کائنات کا وجود وجود مصطفےٰ ﷺ کی دلیل ہے

علت غائی اس نقش دی ذات نبی دی آہی

فیض وجود نبی دے کولوں کاغذ قلم سیاہی

پیر سید نیک عالم شاہ صاحب رحمہ اللہ میرپور آزاد کشمیر

اور امام اہل سنت فاضل بریلوی نے فرمایا

کیا خبر کتنے تارے کھلے چھپ گئے

پر نہ ڈوبے نہ ڈوبا ہمارا نبی ﷺ

خلاصہ جواب یہ ہے کہ آپ ﷺ کی نبوت مؤثرہ تھی اور ہے۔ انبیاء کرام آپ کے خلفاء اور نائب تھے۔ وہ برحق نبی اور برحق خلیفہ تھے۔ ان کی نبوت مجازی نہیں۔ طفیلی نبوت تھی۔ وہ آفتاب نبوت مصطفیٰ ﷺ سے فیض یاب تھے۔

رہا یہ سوال کہ وہ نبوت ورسالت کا دعوی کیسے کر سکتے تھے؟

جواب یہ ہے کہ ہمارے آقا ﷺ کی اس وقت حیثیت فیض دہندہ کی تھی۔ لہذا وہ فیض حاصل کر کے دعوی نبوت ورسالت کر سکتے تھے۔ کیونکہ اس وقت ہمارے آقا ﷺ باطن میں تھے۔ جب آپ کا ظہور قدسی ہوا تو اب آپ ﷺ کے وصف ختم نبوت کا بھی ظہور ہوا۔ لہذا آپ کی ولادت باسعادت کے بعد اور ظہور قدسی کے بعد مرزا غلام احمد قادیانی دجال، مسیلمہ کذاب، اسود عنسی کسی کے لئے۔ سراج منیر کے سامنے دعویٰ نبوت ورسالت کی گنجائش نہ رہی۔ ہمارے آقا ﷺ اول النبین بھی ہیں اور آخر النبین بھی ہیں۔ آپ اول بھی، آخر بھی، ظاہر بھی، باطن بھی ہیں اور آپ کے ظہور کے ساتھ کلام الٰہی نفسی کو کلام الٰہی لفظی کی شکل میں نازل کیا گیا اور آپ ﷺ کے قلب منیر پر نازل کیا گیا۔ اب اعلان ہو گیا

وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ صِدْقًا وَعَدْلًا (الانعام:115)

آپ کے رب کا حکم صدق وعدل کے ساتھ مکمل ہو گیا۔

لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمَاتِهِ اسکے کلمات کوئی بدلنے والا نہیں۔

دوسری جگہ فرمایا

اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي (المائدہ:3)

آج کے دن میں نے تمہارے لئے تمہارا دین مکمل کر دیا۔ لہذا مرزا غلام احمد قادیانی اور دیگر ثلاثون کذابوں کے لئے دعوی نبوت کی کوئی گنجائش نہ رہی کیونکہ آقا ﷺ کی نبوت کا آفتاب خود ظاہر ہو گیا۔ دین مکمل ہو گیا۔ قاسم نانوتوی کا قول بھی باطل ہو گیا۔ جب اصل فیض دہندہ آفتاب ظاہر ہو گیا تو اس کی موجودگی میں نائب کی حاجت ہی نہ رہی۔ اور اگر بالفرض آپ کے بعد نبی آجائے تو وہ جل کر راکھ ہو جائے گا۔ اس کی نبوت نہ چل سکے گی۔ امید ہے کہ علامہ سلوی کو حضور کے مبدء فیض ہونے اور آپ کے خاتم النبین ہونے کا مطلب سمجھ آگیا ہوگا۔ اور اس طرح ہمارے علامہ سعید اسعد صاحب کا ذہن بھی پہلے حالت کی طرف لوٹ آئے گا۔ اور وہ آقا کریم ﷺ کو پیدائش کے وقت سے ہی بالفعل نبی ماننے والوں میں شامل رہیں گے۔ منکرین میں شامل نہ ہوں گے۔ اللہ تعالی علامہ سعید اسعد کو اپنے والد گرامی کا صدقہ سلوی فتنہ سے محفوظ رکھے۔ اور ان کی دینی خدمات درجہ اعتبار میں قائم رہیں۔

سوال نمبر 7: آپ ﷺ کی ولادت باسعادت کے وقت جو انبیاء کرام علیھم السلام زندہ موجود تھے جیسے حضرت عیسی اور حضرت ادریس علیھما السلام آسمانوں میں بالاجماع و الاتفاق اور حضرت خضر اور حضرت الیاس علیھما السلام زمین میں تو اسی وقت ان کی شریعت منسوخ ہو گئی؟ یا آپ پر نزول وحی اور اعلان نبوت کے بعد؟ جب آپ روز اول سے نبی بھی ہیں اور خاتم النبین بھی تو ان کی شریعت اس دن ختم کیوں نہ ہوئی؟ نیز آپ کے اعلان نبوت سے قبل جو احبار اور رہبان وغیرہ موجود رہے اور اخلاص و نیک نیتی کے ساتھ حضرت عیسی علیہ السلام کی تعلیمات پر عمل پیرا رہتے ہوئے دنیا سے کوچ کر گئے ان کا انجام